رسائل و مسائل

تحریکی ذمہ داری سنبھالنے پر

تحریکی ذمہ داری سنبھالنے پر رہنمائی کے لیے لکھے جانے والے ایک خط کے جواب میں محترم خرم مراد مرحوم نے ذمہ داران کے لیے کچھ بنیادی باتیں تحریر کی تھیں' افادہ عام کے لیے پیش کی جارہی ہیں۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے آپ کے سر ایک بڑی ذمہ داری ڈال دی ہے اور اس کی توفیق و نصرت ہی سے یہ بوجھ اٹھایا جاسکتا ہے۔ میری طرف سے دعا اور جو تعاون ممکن ہو' وہ حاضر ہے۔

اپنی ذمہ داری کا احساس' اور صحیح احساس ہی بنیاد کا پہلا پتھر ہے۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ' ''تم میں سے ہر شخص نگراں ہے' اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔ میں اس ذمہ داری کا کوئی ہولناک نقشہ کھینچ کر آپ کے ناتواں دل اور وجود کو کسی ضعف اور بیچارگی میں مبتلا کرنا نہیں چاہتا۔ اس لیے کہ سب سے بڑھ کر تو اس ذمہ داری کے لیے عزم' ہمت اور حوصلہ درکار ہے۔ اور ذمہ داری کا صحیح احساس' مایوسی کا نہیں' اِن ہی اعلیٰ صفات کا مخزن ہے: بارش کے پہلے قطرے کی طرح! اس لیے بس اتنا کہوں گا کہ جس حلقے یا علاقے کے آپ ذمہ دار ہوئے ہیں' اس کے مرد و زن کی کل آبادی تک اللہ کا پیغام پہنچانے کا کام' آپ کا کام ہے۔ آپ کا نظم اس کے لیے مسئول ہے اور آپ اس کے سربراہ ہیں۔ مسئولیت کے اس احساس سے تو نبیؐ کا دل بھی پگھل کر آنکھوں کی راہ بہہ نکلا تھا۔ اسی لیے میں نے کہا کہ میں ذمہ داری کا پورا نقشہ کھینچ کر آپ کے دل کو کسی فتنے میں نہیں ڈالتا۔ لیکن جو دل احساس ذمہ داری کی آنچ سے پگھلتا ہے' وہی اس سانچے میں ڈھلتا ہے جس میں فولاد کا عزم اور پہاڑوں جیسا حوصلہ ہو اور وہی رب کو محبوب ہے۔

ذمہ داری کے صحیح احساس کے ساتھ' جب خوب سے خوب تر کی آرزو اور جستجو بھی شامل ہو جائے' تو یہ نسخۂ کیمیا مشتِ خاک کو سونے کا ہمالہ بنانے کے لیے کافی ہے۔ ہر واقعے سے' ہر لمحے سے' ہر نئے دن سے' اپنوں سے بھی اور دشمنوں سے بھی' کامیابیوں سے بھی اور ناکامیوں سے بھی' اپنے سے بہتر لوگوں سے بھی

اور اپنے سے کم تر لوگوں سے بھی، قوی اور اعلیٰ سے بھی اور ضعیف و ادنیٰ سے بھی، سیکھنا اور سیکھتے چلے جانا، یہ تعلیم کا وہ عمل ہے جس سے زیادہ وسیع اور موثر کوئی اور عمل نہیں۔ پھر اپنے قول و فعل میں، اپنے اندر اور باہر اور اپنی تنظیم اور ساتھیوں اور اپنے مستقبل کے خوابوں میں، خوب سے خوب تر کے حصول کی مستقل کاوش اور جدوجہد، احساسِ ذمہ داری اور مقامِ احسان کی طلب و سعی --- بس یہی درکار ہے!

آپ نے کتابوں کے بارے میں پوچھا ہے تو سب سے بڑھ کر تو وہ کتاب ہے جس میں وہ سب کچھ ہے جس کی آپ کو ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اللہ کن کو محبوب رکھتا ہے، کون مرتبہ احسان پر فائز ہیں --- اس کے علاوہ اور کس تعلیم کی ضرورت ہے! پھر یہی کتاب اس کے روبرو کر دیتی ہے جس کے وجہ کریم پر نظر کی لذت ہی میں سب کچھ مضمر ہے۔ اسی لیے ولذة النظر الی وجهك الكريم کی دعا حضورؐ مانگا کرتے تھے۔ قرآن ہی اس کے حصول کا ذریعہ ہے۔

در سخن مخفی منم چو بوئے گل در برگ گل　　　ہر کہ دیدن میل دارد، در سخن بیند مرا

میں کلام میں پوشیدہ ہوں جیسے پھول کی خوشبو پھول کی پتی میں ہوتی ہے۔ جو شخص مجھے دیکھنا چاہتا ہے، وہ مجھے کلام میں دیکھے۔

کتاب اللہ کے بعد کتاب ضمیر کو سنیے اور پڑھیے۔ اسی کو حضورؐ نے ''واعظ الله فی قلب کل مومن'' کہا ہے۔ آئینہ دل کو صیقل کیجیے، اپنے قلب کو مقام افتا پر پہنچایئے۔ اس کا ذریعہ بھی کتاب اللہ ہے کہ وہی مرشد صامت ہے اور وہی آئینہ قلب کے لیے صیقل ہے اور وہی اس کی معلم ہے۔ یہ دو کتابیں جس کے پاس ہوں، اس کے لیے سفر کچھ مشکل نہیں۔ اس کے بعد جتنے لحات حضورؐ کی صحبت میں بسر کر سکیں، کیجیے، آپ کی ہر ادا کو دیکھیے، دل پر نقش کر لیجیے۔ صرف ظاہری ہی نہیں باطنی بھی، صرف فقہی احکام ہی نہیں اخلاق حسنہ و کریمانہ بھی۔

اپنی کتابوں کا مشورہ دینا کچھ اچھا تو نہیں لگتا، لیکن میرا خیال ہے کہ چند تصویریں: سیرت کے البم سے، اسلامی قیادت، کارکنوں کے باہمی تعلقات اور مسائل و افکار فائدے سے خالی نہ ہوں گی۔ ترجمان القرآن کے اگست ۱۹۹۱ء (تحریک اسلامی: دعوت اور تقاضے) اور اکتوبر ۱۹۹۲ء (فریضہ اقامت دین اور اس کے تقاضے) کے اشارات، اور نومبر ۱۹۹۲ء کا پورا شمارہ (خصوصی اشاعت، اسلامی نظامِ جماعت) مفید پائیں گے۔

یہ یاد رکھیے کہ تنظیم ذریعہ ہے، اصل چیز مقصد ہے۔ ذریعہ مقصد کے لیے ناگزیر ہے لیکن وہ خود مقصد نہ بن جائے۔ پھر اس ناگزیر ذریعے کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ خصوصاً اس پُرفتن دور میں جب اچھے

لوگوں کے پاؤں پھسل رہے ہیں۔ سوے ظن' بلاثبوت یقین' بلاتحقیق و ثبوت نقل' غیبت' ان کو تو اپنے ماحول میں شراب' سود اور زنا سے بڑھ کر نفرت انگیز بنانے کی کوشش کیجیے۔ اگر ہم چند منتخب لوگوں کے معاشرے کو بھی ان برائیوں سے پاک' صاف اور ستھرا اور رحماء بینھم کا مظہر نہ بنا سکے تو اپنے معاشرے کو اور عالم انسانیت کو کیا دے سکیں گے!

کرنے کی باتیں تو بہت ساری ہو سکتی ہیں۔ آخری بات اور سب سے اہم بات یہی کہنا چاہوں گا کہ مستقبل خطرات سے بھی پُر ہے اور امکانات سے بھی۔ ہمارے حصے میں جو کچھ آئے گا وہ ہمارا کیا ہوا ہی ہوگا۔ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ○ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ○ (النجم ۵۳:۳۹-۴۰) ''اور یہ کہ انسان کے لیے کچھ نہیں ہے مگر وہ جس کی اس نے سعی کی ہے' اور یہ کہ اس کی سعی عنقریب دیکھی جائے گی''۔

اگر ہم تاریخ کی گزرگاہوں پر ایک نقشِ برآب' ایک تالاب' ایک کھنڈر بن کر رہ گئے تو ہمیں خود ہی کو ملامت کرنا ہوگی' ورنہ خالق تاریخ نے تو مستقبل کے پردے میں سارے خزانے ہمارے لیے رکھ دیے ہیں۔ جو ''مکہ'' میں قلت تعداد کے باوجود ''عرب و عجم'' کے مالک ہونے کا' راہ ہجرت میں ''کسریٰ کے کنگن'' پہننے کا' جب مدینہ کو سارے عرب نے گھیر کر اس کا محاصرہ کر رکھا ہو اس وقت کدال کی ہر ضرب پر ''قیصر و کسریٰ کے خزانوں'' کا خواب نہ دیکھ سکتا ہو' نہ دکھا سکتا ہو' وہ دنیا میں کوئی بڑا کام انجام نہیں دے سکتا۔ رفیق عزیز! دن میں بڑے بڑے اونچے اونچے خواب دیکھنا سیکھیے۔ اس کے لیے نگہ بلند چاہیے۔ ان خوابوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بڑی مجتہدانہ اور تخلیقی صلاحیت اور بڑی وسعت قلب و نظر درکار ہے' اتنی وسعت جس میں آسمان و زمین سما جائیں۔ تب ہی آپ اس جنت کے ''اصحاب'' میں شامل ہوں گے جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے: سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ (الحدید ۵۷:۲۱) ''دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے''۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس ذمہ داری کو بطریق احسن پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ اس کی مدد پر بھروسا کیجیے اور اس کی نافرمانی سے بہت بچیے۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ (النزعت ۷۹:۴۰-۴۱) ''اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا' جنت اس کا ٹھکانا ہوگی''۔

اب اپنی ذات کو بھول کر دوسروں میں خود کو گم کر دیجیے' تو اپنا اور اپنی بہتری کا سراغ آپ وہیں پائیں گے۔ (خرم مراد' ۱۹۹۲ء)